

جان دینے میں اس کو مکتا جان
 نظر آتا ہے یوں مجھے یہ ثمر
 آتش گل پہ تند کا ہے قوام
 یا یہ ہو گا کہ فرطِ رافت سے
 انگبین کے بہ حکم ربّ الناس
 با اخِ عمر نے شاخ نبات
 ثب ہوا ہے ثمر فشاں یہ نخل
 تھا ترنج زر ایک خسرو پاس
 آم کو دیکھتا اگر اک بار
 رونق کار گاہِ برگ و نوا
 رہو راہِ خلد کا توشہ
 صاحبِ شاخِ برگ و بار ہے آم
 خاص وہ آم جو نہ ارزاں ہو
 وہ کہ ہے والی ولایتِ عہد
 فخر دیں عز شان و جاہِ جلال
 کار فرمائے دین و دولت و بخت

پر وہ یوں سہل دے نہ سکتا جان
 کہ دوا خانہ ازل میں مگر
 شیرے کے تار کا ہے ریشہ نام
 باغبانوں نے باغِ حنبت سے
 بھر کے بھیجے ہیں سر پہ مہر گلاس
 مدتوں تک دیا ہے اپ حیات
 ہم کہاں ورنہ اور کہاں یہ نخل
 رنگ کا زرد، پر کہاں بو باس
 پھینک دیتا طلائے دست افشار
 نازش دودمانِ آب و ہوا
 طوبی و سدرہ کا جگر گوشہ
 ناز پروردہ بہار ہے آم
 نو بر نخلِ باغِ سلطان ہو
 عدل سے اُسکے ہے حمایتِ عہد
 زینتِ طینت و جمالِ کمال
 چہرہ آرائے تاج و مسند و تخت
 خاتونِ کمال